

حارینہ، حارینہ

قیمت: 10 روپے



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَسِيئَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْبَرِ إِلَى قَوْمٍ، فَمَنْ أَحَدَتْ فِيهَا حَدَفًا أَوْ
 أَوْحَا مُحَدَفًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَ
 لَا عَدْلٌ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسیئہ: مقام عیر سے لے کر ٹور تک پورے پورے اسن والا حرم
 ہے، چنانچہ جس نے یہاں کوئی خلاف اسلام چیز ایجاد کی، یا کسی مخالف اسلام کو بنا دی، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی،
 تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی، قیامت کے دن اس کا نہ کوئی نفل قبول ہوگا اور نہ ہی کوئی فرض۔
 (بخاری و مسلم)



سدا مسکراتے

دلیرینہ... دلیرینہ



انتقامی
 مزاج نہ بنائیں

شہر کی ڈرامہ



وہ نور کہ جس سے یہ زندگی ہوئی

دل و نگاہ کی دنیا نئی نئی ہوئی ہے
درو پڑھتے ہی یہ کیسی روشنی ہوئی ہے
میں بس یونہی تو نہیں آگیا ہوں محفل میں
کہیں سے اذن ملا ہے تو حاضری ہوئی ہے
جہانِ گن سے ادھر کیا تھا ، کون جانتا ہے
مگر وہ نور کہ جس سے یہ زندگی ہوئی ہے
ہزار شکر غلامانِ شاہِ بطحا میں
شروع دن سے مری حاضری لگی ہوئی ہے
بہم تھے دامنِ رحمت سے جب تو چین سے تھے
جدا ہوئے ہیں تو اب جان پر بنی ہوئی ہے
سر اٹھائے جو میں جا رہا ہوں جانبِ خلد
مرے لئے مرے آقا نے بات کی ہوئی ہے
مجھے یقین ہے وہ آئیں گے وقتِ آخر بھی
میں کہہ سکوں گا زیارت ابھی ابھی ہوئی ہے

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے..... حضرت محمد ﷺ کو..... اپنی شان اور اُن کے مقام کے مطابق.....
جزائے خیر عطاء فرمائیں.....

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

سبحان اللہ! کیسی شاندار دعاء ہے..... حضرت آقادمی ﷺ کے احسانات کو یاد کر کے یہ دعاء
پڑھی جائے تو دل ہی نہیں بھرتا..... دل چاہتا ہے کہ جھوم جھوم کر پڑھتے چلیں جائیں.....

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

ایک محدث گزرے ہیں ابو الفضل القوسانی..... اُن کا واقعہ حضرت شیخ سخاویؒ نے لکھا ہے کہ اُن



کی خدمت میں آ کر ایک شخص نے کہا..... میں ”مدینہ مدینہ“ میں..... مسجد نبوی شریف میں تھا.....
خواب میں حضرت آقادمی ﷺ کی زیارت ہوئی..... حکم فرمایا کہ جب واپس جانا تو ابو الفضل کو ہمارا
سلام کہنا..... وہ ہم پر روزانہ ایک سو بار درود شریف بھیجتے ہیں.....

اُس شخص نے واپس آ کر..... شیخ ابو الفضل کو ڈھونڈا اور سلام پہنچایا..... اور اصرار سے پوچھا کہ

آپ کو نسا درود شریف پڑھتے ہیں؟..... اصرار کی وجہ شاید یہ ہو کہ..... ایک سو بار تو کوئی بڑا عدد نہیں ہے..... صلوٰۃ و سلام کے حوضِ کوثر سے تو..... اہل دل روزانہ ہزاروں لاکھوں جام بھرتے ہیں..... کوئی ہزار بار پڑھتا ہے تو کوئی دس ہزار بار..... اور کوئی لاتعداد بار..... پھر ایک سو بار پراتنا اکرام کیسے؟..... شیخ نے بتایا کہ میں یہ درود شریف پڑھتا ہوں..... روزانہ ایک سو یا زیادہ بار.....

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللَّهُ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا
مَا هُوَ أَهْلُهُ

شیخ کوشبہ ہوا کہ..... کہیں یہ شخص یہ ساری بات اپنی طرف سے نہ بنا رہا ہو..... اللہ تعالیٰ معاف فرمائے..... انسان کا اگر دل بگڑ جائے..... نصیب خراب ہو جائے تو وہ..... حضرت آقا مدنی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی جھوٹ بول دیتا ہے..... حالانکہ بظاہر ایسا نہیں لگتا کہ کوئی گناہگار سے گناہگار مسلمان بھی..... ایسے عظیم جرم اور ایسے سنگین گناہ کا ارتکاب کر سکتا ہے..... جھوٹ اور وہ بھی..... حضرت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر..... مگر شیطان کے پھندے بہت سخت ہیں..... اور جہنم کی کشش بہت زیادہ ہے..... یہ امریکہ، یورپ اور بمبئی کی روشنیاں..... یہ فیشن کے لشکارے..... یہ مال کے انبار..... یہ سب جہنم کی کشش ہیں..... بس اسی میں پھنس کر لوگ..... ایسے خطرناک گناہ بھی کر بیٹھتے ہیں..... یا اللہ! آپ کی پناہ..... شیخ نے اُس شخص کو کافی بڑا ہدیہ پیش کیا تو اس نے فوراً واپس کر دیا اور کہا کہ..... میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیغامِ مبارک کو دُنیا کے بدلے نہیں بیچ سکتا..... یہ کہہ کر وہ فوراً رخصت ہو گیا..... اور آئندہ کبھی نظر نہیں آیا.....

جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

یہ واقعی بہت اونچی دعاء ہے..... عظیم رب سے اُن کے عظیم بندے کے لئے دعاء..... اور درمیان میں صلوٰۃ و سلام..... اور جامع الفاظ.....

ہاں ایک بات یاد رکھیں..... اس طرح کی روایات اور دعاؤں میں الفاظ کا تھوڑا بہت فرق نقصان دہ نہیں ہے..... اور نہ ہی محلِ بحث ہے.....

اگر آپ کو عربی سے اچھی واقفیت ہے تو پھر..... آپ خود ہی بہتر ترین کا انتخاب کر سکتے ہیں..... اور اگر عربی سے محرومی ہے تو..... کسی اہل علم سے مشورہ کر لیں..... اس دعاء میں بعض جگہ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ..... لکھا ملتا ہے اور بعض جگہ مَا هُوَ اَهْلُهُ..... دونوں ٹھیک ہیں..... بعض جگہ ”عَنَا“ کا لفظ پہلے ہے اور بعض جگہ بعد میں..... یہ بھی دونوں ٹھیک ہیں..... پہلے لگائیں تو اچھا ہے..... بعض لوگ ”مُحَمَّدًا“ پڑھتے ہیں..... اور بعض ”سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا“..... یہ بھی دونوں ٹھیک ہیں روایت میں ”سیدنا“ کا لفظ موجود نہیں ہے..... اگر کوئی ادب کے لئے بڑھاتا ہے تو بڑھا سکتا ہے..... لیکن وہ اُن لوگوں کو بے ادب قرار نہ دے جو ”سیدنا“ کا لفظ نہیں بڑھاتے..... کیونکہ درود شریف کے اصل ترین الفاظ..... جن پر سارے علماء اور ساری امت کا اتفاق ہے وہ یہ ہیں.....

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

ان الفاظ میں..... ”سیدنا“ مذکور نہیں ہے..... البتہ ”سیدنا“ کا اضافہ اکثر اہل علم کے نزدیک جائز ہے..... پس جو لوگ حضرت آقادمی ﷺ کے سکھائے ہوئے الفاظ کی جوں کی توں پیروی کریں تو یہ بھی بہت اچھا..... اور اگر ادب کے الفاظ بڑھائیں..... تو یہ بھی بہت اچھا..... ہاں نماز کے قعدہ اخیرہ میں..... جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس میں ”سیدنا“ کے الفاظ نہ بڑھائے جائیں تو بہت بہتر ہے..... کیونکہ وہاں نماز کا معاملہ ہے..... اور نماز میں وہی الفاظ ادا کرنے چاہئیں جو حضرت آقا مدنی ﷺ نے سکھائے ہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اٰلِ اٰخِرِهٖ

ایک بہت ضروری بات یاد رکھیں..... ہم اپنے آقا اور نبی حضرت محمد ﷺ سے جس قدر قلبی طور پر قریب ہوتے جائیں گے..... اسی قدر ہمارا ایمان بلند، مضبوط اور محفوظ ہوتا چلا جائے گا..... ہم جب حضرت آقادمی ﷺ کے قریب ہوں گے تو ہمیں ہر قدم پر آپ ﷺ کے احسانات یاد آئیں گے..... ہاں بے شک ہر قدم پر..... ابھی دو دن پہلے کسی نے انڈیا کی خبر بھیجی کہ وہاں ہندو مشرک..... آج کل اپنے دیوی دیوتاؤں کو..... گرم کپڑے بھینٹ کر رہے ہیں..... بے جان بتوں کو جیکٹس، جرسیاں،

سوٹر اور کمبل اوڑھا رہے ہیں..... اور بتا رہے ہیں کہ..... جس طرح ہمیں سردی لگتی ہے اسی طرح ہمارے بھگوانوں کو بھی لگتی ہے..... کیسی جہالت ہے اور کیسا اندھیر..... حضرت آقادمنی ﷺ پر میری جان اور میرے ماں باپ قربان آپ ﷺ نے ہمیں..... پاکیزہ، فطری، حقیقی دین پہنچایا..... اور ہمیں ہمارے رب تعالیٰ کا راستہ دکھایا.....

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُولَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

جب ہم قرآن مجید کی تلاوت میں گم ہوتے ہیں تب بھی حضرت آقادمنی ﷺ کا احسان یاد آتا ہے کہ..... یہ عظیم الشان اور زندہ معجزات سے بھرا ہوا کلام ہم تک..... انہوں نے پہنچایا..... آج دراصل ہم مسلمانوں میں..... عشق محمد ﷺ اور..... عشق مصطفیٰ ﷺ کا چرچا تو بہت ہے..... مگر ہمارا دل ابھی تک..... اس عظیم، سچی اور پیاری محبت میں..... پوری طرح پھنسا نہیں ہے..... ہم حضرت آقا مدنی ﷺ سے بہت دور دور ہیں..... اسی وجہ سے ہم کامیابیوں اور ترقیوں سے بھی بہت دور ہیں..... اور ایمان کی حقیقی حلاوت سے بھی اکثر محروم ہیں.....

جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

آج ہمارے قارئین کو انتظار ہوگا کہ..... مشرق وسطیٰ میں بظاہر جنگ کے شعلے بھڑکنے کو ہیں..... آتش کدہ فارس کا ایک بڑا بت گر گیا ہے..... تو آج اس پر کچھ تبصرہ کیا جائے گا..... جبکہ ہم ایک ”سازِ محبت“ میں گم چلے جا رہے ہیں..... اور وہ ہے:

جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

بات یہ ہے کہ..... مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں پر تو جنگ کے شعلے سالہا سال سے بھڑک رہے ہیں..... لاکھوں مسلمان صرف مسلمان ہونے کی پاداش میں..... عراق، شام، یمن، لبنان اور فلسطین میں شہید ہو چکے ہیں..... اور ہر آئے دن ہو رہے ہیں..... ان شہداء میں سے کچھ کو اسرائیل نے..... کچھ کو امریکہ نے..... اور زیادہ کو ایران نے قتل کیا..... ایران دنیا کا وہ واحد ملک ہے جو دوسرے ممالک

میں کھلم کھلا اعلانیہ عسکری مداخلت کرتا ہے..... اور دو ٹوک الفاظ میں..... اس کا اعتراف کرتا ہے.....
 وہ کسی جگہ اپنی ہم خیال حکومت کی مدد کرتا ہے تو دوسری جگہ اپنے ہم خیال باغیوں کو اسلحہ اور طاقت فراہم
 کرتا ہے..... شام میں بشار، یمن میں حوثی..... لبنان میں حزب اللہ..... اس کے اتحادی..... جبکہ
 عراق کو تو وہ گویا کہ ایران کا ایک داخلی صوبہ مانتا ہے..... بڑے بڑے جلسوں اور دیواروں پر..... مرگ
 بر امریکہ کے نعرے..... جبکہ زمین پر امریکی فورسز کے شانہ بشانہ..... افغانستان سے لے کر عراق
 تک..... مسلمانوں کا بہیمانہ قتل عام..... کشمیر کے معاملہ پر کبھی کبھار کشمیری مسلمانوں کی پھینکی سی
 تائید..... مگر انڈیا کے لئے تن من سب کچھ ہمہ وقت حاضر..... ظاہری طور پر بنیاد پرست حکومت.....
 مگر یورپی ممالک سے گہری رشتہ داری..... کیونکہ قائد انقلاب..... کی پناہ گاہ اور روانگاہ بھی یورپ
 رہا..... سیاسی معاملات ایک طرف..... عراق میں جو ظلم ایرانی جنرل سلیمانی نے..... وہاں کے
 مسلمانوں پر کیا..... وہ اس قدر لرزہ خیز اور ہولناک ہے کہ..... تاتاری بھی سنیں تو سر شرم سے
 جھکا لیں..... امریکہ اور ایران کے درمیان..... یہ تعلق کہ..... ظاہر میں دشمنی اور اندر سے اتحاد..... اوپر
 سے ایک دوسرے پر بھونکنا مگر کبھی کاٹی نہ کرنا..... یہ طویل عرصہ سے جاری ہے..... امریکہ نے ہی
 عراق کو..... صدام حسین شہید سے چھین کر..... ایران کی گود میں ڈال دیا..... اُمامہ کے زمانے.....
 امریکہ اور ایران کے تعلقات میں مزید گہرائی اور مضبوطی آئی..... مگر مظلوموں کے خون کی فریاد.....
 عرش پر تڑپتی ہے تو پھر حالات بدلتے دیر نہیں لگتی..... گزشتہ کچھ ماہ سے..... عجیب کرامت ہوئی.....
 عراق کی عوام حتیٰ کہ کئی شیعہ گروپوں کی ایران سے مخالفت چل نکلی..... اور یہ معاملہ اس قدر بڑھا
 کہ..... امریکہ کو مجبور ہونا پڑ گیا اور اس نے پہلی بار ایران کو ایک حقیقی جھٹکا دے دیا..... امریکہ نے
 جنرل سلیمانی کو..... نہ سعودیہ کے کہنے پر مارا ہے نہ اسرائیل کی فرمائش پر..... جنرل سلیمانی تو امریکہ کی
 ناک تلے سا لہا سال سے..... کھلم کھلا دندان پھر رہا تھا..... اُس کے امریکی فورسز کے ساتھ تعاون کے
 کئی معاہدے تھے..... اگر اس قتل میں..... اسرائیل یا سعودیہ کا کوئی ہاتھ ہوتا تو..... یہ واقعہ بہت پہلے
 ہو چکا ہوتا..... یہ تو خالص جہاد کی برکت اور مظلوم شہداء کے خون کی کرامت ہے کہ..... سلیمانی کو خود

عراق کے شیعوں نے امریکہ سے قتل کرایا.....

اور اب ایران..... صدے اور حیرت میں سر تا پا غرق ہے..... وہ بدلہ نہیں لیتا تو ساری دنیا میں ناک کٹتی ہے..... اور اگر بدلہ لے تو کیسے لے؟..... سارا نظام صرف بھونکنے اور نہ کاٹنے کے فارمولے پر چل رہا تھا..... بہر حال ظلم بالآخر..... ظالم کی طرف سانپ بن کر لوٹتا ہے..... تکریت، ابو غریب اور بصرہ کی مظلوم ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے آنسو لگ گئے..... اور ظلم و درندگی کا ایک منحوس دروازہ بند ہو گیا..... آگے کیا ہوتا ہے وہ بظاہر یہی لگتا ہے کہ..... اہل ایمان، اہل اسلام کے لئے ان شاء اللہ مزید خیر ہوگی..... چونکہ یہ معاملہ اہم ہونے کے باوجود آپ سب قارئین کے لئے واضح تھا..... اس لیے اسے تفصیل سے لکھنے کی بجائے..... میں ”نغمہِ محبت“ کو بلند کرنے میں لگا ہوں..... اور وہ ہے:

جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهُ

اللہ تعالیٰ جب ہم پر احسان فرماتے ہیں..... اور ہمارے دل میں واقعی حضرت آقا محمد منی ﷺ کی..... محبت جاگتی ہے تو ہم..... سوچتے ہیں کہ..... ہم کیا پیش کریں؟
حضرات صحابہ کرام نے تو..... جان و مال سمیت سب کچھ پیش کیا..... مگر ہم تو وہ زمانہ نہ پاسکے..... اور ہم اس قابل تھے بھی نہیں کہ وہ زمانہ پاتے..... مگر پھر بھی..... اللہ تعالیٰ کا احسان کہ..... ہمارے دل پر بھی نور برسا..... اور اس میں حضرت آقا محمد منی ﷺ کی محبت جاگی تو ہم کیا پیش کریں؟..... دین محمد ﷺ کے لئے جان، مال اور سب کچھ..... اور آپ ﷺ کی ذاتِ اطہر کے لئے..... زیادہ سے زیادہ صلوة و سلام..... عشق میں ڈوب کر..... محبت میں بھیگ کر..... اور اپنی روح کو مدینہ مدینہ سے جوڑ کر..... صلوة و سلام کے اسی ذوق اور نظام میں یہ دعاء بھی آگئی.....

جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

ہم نے اللہ تعالیٰ سے..... اُن کے حبیب کے لئے مزید عظمت، مزید جزاء..... اور مزید شان مانگی..... اللہ تعالیٰ یہ دعاء سنتے ہیں..... اور قبول فرماتے ہیں..... اور حضرت آقا ﷺ کے درجات میں اضافہ فرماتے ہیں..... کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات کی نہ کوئی حد نہ کوئی انتہاء..... اب آپ اندازہ

لگائیں..... روزانہ کتنے مسلمان کتنی بار..... صلوٰۃ و سلام اور یہ دعاء پڑھتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعاء کو سنتے ہیں..... قبول فرماتے ہیں..... اور اس سے حضرت آقا ﷺ کی شان، مقام اور عظمت میں مزید اضافہ فرماتے ہیں..... دیکھا آپ نے وہ وعدہ جو سورۃ واضحیٰ میں ہوا ہے

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

کہ آپ کے لئے..... ہر اگلا مرحلہ، ہر اگلا لمحہ..... ہر اگلا دن..... پچھلے سے بہتر ہے..... سبحان اللہ..... وہ وعدہ کس طرح سے پورا ہو رہا ہے..... پھر بھی..... نادان لوگ دشمنوں کی طاقت دیکھ کر..... مایوس ہوتے ہیں کہ..... دین محمد ﷺ کا کیا بنے گا؟..... اُمّت محمد ﷺ کا کیا بنے گا؟..... نام محمد ﷺ کا کیا بنے گا؟..... ان کو نہ کوئی مٹا سکا ہے..... نہ کوئی مٹا سکے گا اور قیامت کے دن تو..... جھنڈا صرف..... محمد عربی ﷺ کا ہی چلے گا.....

جَزَىٰ اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ

یہ	نام	محمد	یہ	شان	محمد
یہ	آن	محمد	یہ	دین	محمد
نہ	مٹنے کو آئے	نہ	یہ	مٹ سکیں گے
وہ	دیکھو کھڑا	مسکراتا	ہے	کب سے
مدینہ	مدینہ	مدینہ	مدینہ

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

○.....○.....○

جن کی مذہبی بنیاد ہی صدیوں سے لاشوں اور
ماتموں پر اُستوار ہے، انہیں نئی فتنہ انگیزی
کے لئے ایک کافی وزنی لاش فراہم کر
دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ پر عموماً
اور عرب پر خصوصاً رحم فرمائے۔ امریکہ
کے ہاتھوں مارے جانے والے شخص کے
جنازے پر لہو گرمانے کے لئے جوشید اور رجز



دشمنی کا ڈرامہ

پڑھے جا رہے تھے اور لاکھوں کا مجمع کورس میں
انہیں دہرا رہا تھا، ان میں امریکہ اور مغرب کے خلاف نہ

کوئی جملہ تھا اور نہ کسی عزم کا اظہار۔ سارا زور اس بات پر صرف ہو رہا تھا کہ عربستان پر سرخ حیدری
پر چم لہرایا جائے گا اور اس راہ میں آنے والی ہر رکاوٹ کو پاش پاش کر دیا جائے گا۔

کیا امریکہ اور ایران آپس میں دشمن ہیں؟

اگر کسی کا جواب ہاں میں ہے تو اسے پھر اگاہ باید فرستاد

امریکہ کی جن سے دشمنی تھی ان کے ایٹمی اور کیمیائی ہتھیاروں کے بارے میں ایک بے بنیاد جھوٹی
رپورٹ لکھوا کر اس نے فوج کشی کر دی اور پورا ملک تباہ کر دیا۔ امریکی تاریخ کی سب سے بڑی فوج



کشی کی اور لاکھوں عساکر اور تمام تر جنگی قوت ان کے خلاف جنگ میں جھونک دی۔ حالانکہ نہ تو آج تک امریکا وہاں ایسے ہتھیاروں کی موجودگی ثابت کر سکا اور نہ ان کا کوئی ایسا اعترافی بیان پیش کر سکا جو جنگ کی بنیاد بن سکتا۔ جبکہ ایران کا ایٹمی پروگرام ایک ایسی بدیہی حقیقت ہے جس سے دنیا کا ہر کہہ و مہہ واقف ہے۔ امریکہ کے نزدیک اسرائیل کا ہر دشمن اس کا ذاتی دشمن ہے، وہ نہ ایسے عناصر کا وجود برداشت کرتا ہے اور نہ انہیں دنیا میں کہیں اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دیتا ہے لیکن ایران اور حزب اللہ جیسے اس کے پالتو عناصر نہ صرف آزاد اور محفوظ ہیں بلکہ کھلم کھلا اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ نہ ان کے ٹھکانوں پر امریکی ڈرون آتے ہیں اور نہ ان کے اڈوں پر میزائل برستے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ایک ایسی تنظیم جسے عالمی سطح پر کالعدم قرار دیا جا چکا ہے اور اس پر پابندیاں عائد ہیں۔ اس کا سربراہ باقاعدگی سے ٹی وی پر آتا ہے۔ لاکھوں کی ریلیوں سے خطاب کرتا ہے۔ وہ تنظیم ایک پورے ملک کی سیاست میں نصف کی شریک ہے اور اپنی مرضی سے اقتدار بناتی اور گراتی ہے۔ اس کے باوردی سپاہی سڑکوں پر فوجی پریڈ کرتے ہیں وہ ایک جنگی ریاست کی طرح اپنی عسکری قوت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ اور ایک ملک ہے جو اس تنظیم کو پورے طور پر اون کرتا ہے اور اسے ہر طرح کی اعلانیہ مدد اور حمایت فراہم کرتا ہے لیکن امریکہ اور اسکی وہ تمام اتحادی عالمی قوتیں جو اس تنظیم کو کالعدم قرار دے چکی ہیں نہ اس ملک کے خلاف کوئی عسکری کارروائی کرتے ہیں اور نہ اس تنظیم کے خلاف۔ کیا ایسے استثناء کی دنیا میں کوئی اور مثال ہے یا یہ صرف ایران کو اور اس کی حمایت یافتہ تنظیموں کو ہی حاصل ہے؟

عراق میں امریکا نے صدام حسین شہید کی حکومت گرائی اور وہاں کا اقتدار اپنی مکمل سرپرستی میں ایران کے سپرد کیا۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ ایران نے امریکی قبضے کے دوران وہاں منظم مسلح ملیشیا گروہ قائم کئے۔ عراق کی پارلیمان کسی بھی ایرانی صوبائی پارلیمان سے زیادہ ایران کے زیر اثر ہے۔ ایرانی افواج، افراد اور ملیشیا کو عراق آمدورفت کی بلا روک ٹوک اجازت ہے۔ کیا کوئی ملک اپنے مفتوحہ علاقے میں اپنے دشمن کو اس طرح رسوخ اور اثر اندازی کی اجازت دیتا ہے یا دے سکتا ہے؟

ایران کا ایٹمی پروگرام کچھ عرصہ پہلے تک اس دشمن ڈرامے کا ایک اہم حصہ رہا ہے لیکن امریکا میں

اوبامہ انتظامیہ کے جانے کے بعد ٹرمپ نے آکر اس پروگرام میں ایران کو ڈھیل دے کر اس ڈرامے کو دنیا کے سامنے طشت از بام کر دیا۔ ایک ایسا ملک جو امریکا اور اسرائیل کو اپنا مرکزی دشمن قرار دیتا ہو اور دنیا بھر میں اس کی منافقانہ سیاست کا محور یہی جھوٹا نعرہ ہو امریکہ بقلم خود اسے کس طرح یہ اجازت لکھ کر دے سکتا ہے کہ وہ اپنا پروگرام جاری رکھے؟ جبکہ ایران کے معاملے میں یہ الٹی گنگا بھی بڑی خوش اسلوبی سے بہائی گئی؟

کیا امریکا اور ایران کی جنگ ہوگی؟

ایران نے مشرق وسطیٰ کے ہر ملک میں اپنے عسکری ونگ قائم کر رکھے ہیں۔ شام عراق اور یمن میں اس کی حمایت یافتہ ملیشیاں باقاعدہ عسکری کارروائیاں کر رہی ہیں۔ اس کے بعد افغانستان میں طالبان مخالف فورسز کو ایران کی مکمل حمایت حاصل رہی اور اب بھی ہے۔ پاکستان میں شورش پھیلانے میں ایران واضح طور پر ملوث ہے اور ملک میں بد امنی پھیلانے والے عناصر کو انڈیا، ایران گٹھ جوڑ کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ لیکن اس نے آج تک کوئی ایک بھی عسکری کارروائی ایسی نہیں کی جس میں کہیں امریکہ کو براہ راست نشانہ بنایا گیا ہو بلکہ اگر بغور دیکھا جائے تو ایران اس پورے خطے میں امریکی مفادات کا سب سے بڑا محافظ اور سہولت کار ہے۔ مشرق وسطیٰ میں ان دونوں کی پالیسی یہ چلی آرہی ہے کہ دونوں نے باہمی دشمنی کے نام پر خطے کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے اور اپنی جھوٹی دشمنی کی آگ میں پورے خطے کا امن، معیشت اور ثقافت سب کچھ تباہ کر رہے ہیں جبکہ امریکا خود ایران سے اور ایران امریکا سے مکمل محفوظ ہیں۔ گویا ان کا جھگڑا ان دو پاگلوں کے جھگڑے کی مثال ہے جو اپنی لڑائی میں نقصان ہمیشہ تیسرے شخص کا کر دیتے ہیں۔ امریکا اور ایران کے جھوٹے جھگڑے میں عراق جل گیا، شام تباہ ہو گیا، یمن راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ عرب ممالک کی معیشت تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی۔ ہر ملک کا امن شدید خطرے سے دوچار ہو گیا۔ عرب ممالک کی باہمی وحدت پارہ پارہ ہو گئی اور نہ امریکا پر کوئی آنچ آئی اور نہ ایران پر کوئی اینٹ گری۔ اس ڈرامے کو مزید مضبوط کرنے کے لئے ہو سکتا ہے امریکا ایران پر چند ایئر اسٹرائیک کرے اور ایرانی بھی امریکی اڈوں کی جانب دو چار میزائل چلا دیں

لیکن ایران کو یہ استثناء بہر حال رہے گا کہ امریکہ وہاں فوج کشی نہیں کرے گا۔ وہ امریکہ جس کی تمام تر جنگی قوت مشرق وسطیٰ اور عالم اسلام کے کسی بھی ملک پر معمولی معمولی بہانوں سے حملہ آور ہونے کے لئے ہمہ وقت تیار کھڑی رہتی ہے ایران پر ایسا کوئی اقدام ہرگز نہیں کرے گا۔ ہاں دنیا کی توجہ اور مسلمانوں کی ہمدردی ایران کے ساتھ رکھنے کے لئے لفظوں کی جنگ تیز تر رہے گی۔

قاسم سلیمانی نامی درندہ صفت جرنیل کو امریکہ نے مار گرایا۔ بی بی سی کے مطابق یہ شخص ایران میں رہبر اعلیٰ کے بعد سب سے طاقتور سیاسی، سفارتی اور عسکری حیثیت کا حامل تھا۔ شام میں اہلسنت پر ہونے والے مظالم میں اس کا کردار سب سے نمایاں رہا اور اس نے شامی جلااد بشار کو بچانے کے لئے ہر طرح کی عسکری اور سفارتی مدد بروئے کار لائی۔ روس کو یہ شام میں لایا۔ مظلوم اہل شام کے دلوں میں اس کے متعلق کیا جذبات تھے اس کی موت پر اس کا کھل کر اظہار ہوا۔ اگر یہ دشمنی محض جھوٹ ہے تو امریکہ نے ایران کے اس قدر اہم شخصیت کو نشانہ کیوں بنایا؟

جواب بالکل واضح ہے۔ ایرانی قوم اور خصوصاً وہاں برسر اقتدار مذہبی طبقے کی تاریخ گواہ ہے کہ انہیں ہر نئی فتنہ سامانی کے لئے لاش کی ضرورت ہوتی ہے اور ماتم کی حاجت۔ لاش ایسی چاہئے ہوتی ہے جس پر ماتم خوب سچ سکے اور ماتم کے اسی شور میں امت پر کوئی نئی آفت مسلط کرنا آسان ہو۔ اس وقت سلیمانی سے بھاری اور قیمتی لاش ایران کے لئے کوئی اور نہیں ہو سکتی تھی۔ لہذا وہ اسے فراہم کر دی گئی اور پہلے ہی ماتم میں مستقبل کے ان فتنوں کا اعلان بھی ہو گیا جن کا پاپا کیا جانا منظور ہے۔

ایران نے اس لاش پر ایٹمی پروگرام کی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ عربستان کو جنگ میں دھکیلنے کے عزم کا اظہار بھی ہو گیا اور حرمین شریفین پر سرخ جھنڈے لہرانے اور مسلکی نعرے بلند کرنے کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کا ارادہ بھی کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ اب زور و شور سے ماتم برپا رہے گا۔ جانبین سے غراہٹیں بلند ہوتی رہیں گی اور دانت نکو سے جاتے رہیں گے۔ اسی شور میں ایران کے ایٹمی قوت بننے کا اعلان بھی ہو جائے گا اور مشرق وسطیٰ میں لگی آگ کے شعلے مزید بلند کر لئے جائیں گے۔ سینہ کو بی جا رہے گی اور ملیشیا میں ظلم و وحشت کا کھیل کھیلتی رہیں گی۔ سخت نتائج کی دھمکیاں بھی سنائی

دیتی رہیں گی اور دہشت گردی سے چشم پوشی بھی جاری رہے گی۔ یوں دوستی کا عہد بھی وفا ہوتا رہے گا اور دشمنی کا پردہ بھی قائم رہے گا۔

’مرگ بر امریکا‘ کے شور میں پورے مشرق وسطیٰ کو مرگھٹ بنانے کا کھیل بحسن و خوبی جاری رکھا جائے گا۔

سلیمانی کے قتل کے بعد کچھ لوگ کھل کر سامنے آگئے کہ وہ اور کچھ ہیں یا نہیں، پاکستانی ہیں یا نہیں، ایرانی ضرور ہیں۔ باقی ہر نسبت اس نسبت کے بعد ہے۔ کوئی فرما رہا ہے کہ امریکا کا ایران پر حملہ عالم اسلام پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ گویا یہ امریکا کا عالم اسلام پر پہلا حملہ ہوگا۔ نہ تو عراق عالم اسلام کا حصہ تھا اور نہ افغانستان۔ نہ لیبیا کا عالم اسلام سے کوئی لینا دینا ہے اور نہ صومالیہ کا۔ عالم اسلام ہے تو بس ایران ہے باقی تو سب ویران ہے۔

ایران پر حملہ ہوا تو پاکستان میں امریکی مفادات کو نشانہ بنائیں گے۔

افغانستان پر امریکی حملے کے دوران صرف احتجاج کرنے والوں کو آج تک غداروں اور ملک دشمنوں کی لسٹوں پر شامل کرنے والے اداروں کی آنکھیں اگر سلامت ہیں تو انہیں یہ ملک دشمنی کیوں نظر نہیں آرہی؟

مجاہدین نے پاکستان میں ایسا کچھ کرنے کا نہیں کہا تھا، افغان مجاہدین کی مدد کے عزم کا اظہار کیا تھا جس پر جماعتیں کا عدم ہونیں۔ کارکنان فورٹھ شیڈول میں جکڑے گئے۔ اثاثے ضبط ہوئے اور تاحیات مشکوک لوگوں کی صف میں شمولیت ملی لیکن شاید جیسے امریکا بہادر سے ایران کو ایسی تمام کارروائیوں پر استثناء حاصل ہے، ایران نوازوں کے لئے بھی رسم دنیا یہی ہے کہ انہیں استثناء حاصل رہے گا۔

اتنا تو شاید یاد ہی ہوگا کہ مارا جانے والا قاسم سلیمانی پاکستان کو کھلے عام دھمکیاں لگانے والا وہ دشمن تھا جس کی شکایت کرنے ہمارے آرمی چیف ایران کے صدر کے پاس گئے تھے۔

انتقامی مزاج نہ بنائیں

ابوطالب قریش کے مقابلے میں نبی کریم ﷺ کا دفاع کیا کرتے تھے۔ ابوطالب فوت ہوئے تو قریش دلیر ہو گئے اور ان کے ظلم و ستم میں اضافہ ہو گیا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ پر مکہ کی زمین تنگ کر دی۔ ابوطالب کی زندگی میں وہ آپ ﷺ سے ایسا سلوک روا نہیں رکھ سکتے تھے۔ نبی کریم ﷺ سوچنے لگے کہ کون سی جگہ ہو جہاں پناہ لی جائے اور وہاں نصرت و تائید بھی حاصل ہو۔ آپ قبیلہ ثقیف کی حمایت حاصل کرنے طائف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر آپ ثقیف کے تین سرداروں عبدیاللیل بن عمرو اور اس کے بھائیوں مسعود و حبیب کے ہاں گئے۔ آپ نے ان سے بات چیت کی انہیں اللہ کی طرف بلایا۔ اسلام کے حق میں ان سے مدد کے طالب ہوئے۔ جواب میں انہوں نے بہت بدزبانی کی۔ ایک نے کہا: ”اگر تمہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہو تو میں کعبہ کے غلاف کا لباس بنا لوں۔“

دوسرا کہنے لگا: ”اللہ کو تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ملا جسے وہ رسول بنا کر بھیجتا؟“

تیسرے نے بلاغت بگھارتے ہوئے کہا: ”اگر تم اللہ کے رسول ہو، جیسے کہ تم کہہ رہے ہو تو تمہاری شان اس سے کہیں بلند ہے کہ تمہیں کوئی جواب دیا جائے۔ اور اگر تم اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہو تو میرے لائق نہیں کہ تم سے کلام کروں۔“

رسول اللہ ﷺ ان کی طرف سے مایوس ہو کر اٹھنے لگے۔ آپ کو خدشہ تھا کہ قریش کو پتا چل گیا کہ ثقیف کے سرداروں نے محمد کو کیا جواب دیا ہے تو وہ اور دلیر ہو جائیں گے۔ آپ نے ان سے کہا:

”آپ لوگوں نے جو کیا سو کیا۔ اس ملاقات کو راز رکھنا۔“

انہوں نے یہ بات بھی مسترد کر دی اور شہر کے اوباش اور غلاموں کو شہ دی۔ وہ آپ کے پیچھے بھاگتے، آواز میں کستے اور گالیاں بکتے۔ انہوں نے دائیں بائیں دو لائیں بنالیں اور آپ پر پتھر برسوانے لگے۔ آپ تیز لہو لہان قدموں سے چل رہے تھے۔ چلتے چلے دور نکل گئے اور کھجور کے سائے میں بیٹھ گئے۔ سخت دل برداشتہ تھے۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور دعا کی:

”ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنی کمزوری و بے بسی اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری کا شکوہ کرتا ہوں۔ یا ارحم الراحمین! تو کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا بھی رب ہے۔ تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے؟ کیا کسی بیگانے کے جو میرے ساتھ تندی سے پیش آئے؟ یا کسی دشمن کے جسے تو نے میرے معاملے کا مالک بنا دیا ہے؟ اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن تیری عافیت میرے لیے زیادہ کشادہ ہے۔ میں تیرے چہرے کے اُس نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے تاریکیاں روشن ہو گئیں اور جس پر دنیا و آخرت کے معاملات درست ہوئے کہ تو مجھ اپنا غضب نازل کرے یا تیرا عتاب مجھ پر وارد ہو۔ تیری ہی رضا مطلوب ہے یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے اور تیرے بغیر کوئی زور اور طاقت نہیں۔“

رسول اللہ ﷺ اسی عالم میں بیٹھے تھے کہ ایک بادل میں جو آپ پر سایہ فگن تھا، جبریل علیہ السلام دکھائی دیے۔ انہوں نے آواز دی:

”اے محمد! اللہ نے آپ کی قوم کا جواب سن لیا ہے۔ اُس نے آپ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے۔ آپ اُسے جو چاہیں حکم دیں۔“

اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ کچھ کہتے، پہاڑوں کا فرشتہ بولا:

”یا رسول اللہ! السلام علیک! اللہ نے آپ کی قوم کا جواب سن لیا ہے۔ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں۔ آپ کے رب نے مجھے آپ کی جانب بھیجا ہے تاکہ آپ جو چاہیں حکم دیں۔ آپ چاہیں تو اس قوم کو ان دو پہاڑوں میں رکھ کر پیس دیا جائے۔“

پہاڑوں کا فرشتہ حکم کے انتظار میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جوشِ انتقام اور نفس کی خواہشات کچلتے ہوئے کہا: ”نہیں، میں ان کا انتظار کروں گا۔ اُمید ہے کہ اللہ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اللہ کی عبادت کریں گے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔“ (سیرت ابن ہشام)

کیا تاریخِ انسانیت میں اپنے مقصد سے لگن اور بے پناہ تعلق کی اس واقعہ سے بڑھ کر بھی کوئی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ یہ سبق ہے ہم سب کیلئے کہ جن کی نگاہیں اعلیٰ مقاصد پر ہوتی ہیں وہ مصائب و مشکلات کے سامنے ڈگمگاتے نہیں ہیں۔

ہمارے ہاں جس ملک کو برادر اسلامی ملک کہا جاتا ہے، اس کا کردار دیکھا جائے تو کہیں سے بھی نہ تو اسلامی لگتا ہے اور نہ ہی برادرانہ۔

اسلام کے نام مجوسیت کی ترویج اور اسلامی مقدسات کے خلاف مکروہ عزائم اسی کے ہاں پائے جاتے ہیں۔ اسلام دشمن یورپین طاقتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ میں مسلمانوں کی بیخ کنی میں یہی اپنی طاقت خرچ کر رہے ہیں تو پھر برادر کہاں سے ہوئے؟

عراق پورے کا پورا امریکی آشیرباد سے انہوں نے برباد کر ڈالا، ملک شام کو انہوں نے اپنے لشکروں سے تاراج کر دیا، لبنان میں انہی کا اتحادی حزب پورے عرب کے سنیوں کے خلاف چیختا چنگھاڑتا رہتا ہے۔ یمن میں حوثیوں کی پشت

پناہی کر کے ایمان و حکمت کی سرزمین کو انہوں نے بد امنی اور ظلم کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ اس وقت دنیا میں یورپین دہشت گرد ممالک کے علاوہ کوئی ملک بھی ایسا نہیں ہے جو بیک وقت چار سے پانچ ملکوں میں بد امنی کی آگ بھڑکار رہا ہو، اپنے ملک سے باہر اس کے باقاعدہ فوجی اور فورسز لڑائی میں حصہ لے رہی ہوں، اور نہاد القدس فورس سے نہ عراق کے سنی محفوظ ہیں اور



ایران یہ سب کچھ اعلانیہ کر رہا ہے۔ ان کی نام نہ ہی شام کے سنی عوام۔ نہ لبنان کے سنی عوام محفوظ ہیں اور نہ ہی یمن اور سعودی عرب وغیرہ کے عوام حالانکہ ان میں سے تو کوئی بھی القدس پر جارحانہ قابض نہیں ہے

جب کہ اس کے برعکس اسرائیل جو امریکی و برطانوی آشیرآباد سے القدس پر جارحانہ و غاصبانہ طور پر قابض ہے، وہ اسرائیل پوری طرح اس نام نہاد القدس فورس کی یلغار سے محفوظ ہے، جس القدس فورس نے مشرق وسطیٰ کے ان ممالک میں گزشتہ ایک دہائی سے جنگ کی آگ دھکار کھی ہے، تو حیرت ہوتی ہے کہ القدس کا اصل دشمن اسرائیل کس طرح ان سے پوری طرح مامون اور محفوظ ہے؟

جواب بالکل واضح ہے کہ یہ فورس اور اس فورس کا بانی ملک ایران نے اسے القدس کے لیے بنایا ہی نہیں

بلکہ یہ محض ایک دکھاوا ہے، سادہ لوح مسلمانوں کو پھنسانے کے لیے ایک جال ہے، وگرنہ اس کا اصل مقصد القدس پر غاصبانہ قابض اسرائیل کو محفوظ بنانا ہے۔ اسرائیل کے آس پاس کوئی بھی ایسی طاقت جو اسرائیل کے لیے خطرہ بن سکتی ہو اس طاقت کو کچلنا اس القدس فورس کا مشن ہے، اور اس فورس کی عراق و شام و یمن وغیرہ میں کی جانے والی جارحیت اور جنگ سے یہ حقیقت پوری طرح آشکارا ہو جاتی ہے۔

گزشتہ تقریباً دو دہائیوں سے ایران، مشرق وسطیٰ کے ان ممالک میں جو کھیل کھیل رہا ہے، شاید ایک ہی تسلسل کی وجہ سے وہ ایک بورنگ بن رہا تھا اس لیے اب تسلسل کو نیا خون دینے کے لیے ہزاروں بلکہ لاکھوں اہل ایمان کے نہایت ہی سفاک قاتل جنرل قاسم سلیمانی کی لاش کو بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس نام نہاد القدس فورس کے ہلاک شدہ سربراہ قاسم سلیمانی کی بیٹی زینب نے ایران نواز شخصیات پر زور دیا ہے کہ وہ اس کے باپ کے قتل کا انتقام لیں اور اس سلسلے میں زینب سلیمانی نے لبنانی ملیشیا حزب اللہ کے سربراہ حسن نصر اللہ، شامی صدر بشار الاسد، عراقی بدر تنظیم کے سربراہ ہادی العامری اور یمن میں حوثی ملیشیا کے سرغنے عبدالملک الحوثی سے مطالبہ کیا کہ وہ قاسم سلیمانی کے قتل پر جوابی کارروائی کریں۔

اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ سلیمانی اس پورے خطے میں کس کسے مفادات کے لیے اور کس کے خلاف سرگرم رہا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب ان تمام خطوں میں ایران کے حمایت یافتہ اور جنرل سلیمانی کے پلے ہوئے یہ جتھے دوبارہ امن و امان کو نئی شکل میں تباہ کرنے کی تیاریاں کریں گے۔

جنرل قاسم سلیمانی کی سفاکیت کی داستان ستر کی دھائی سے شروع ہوتی ہے، جب سے اس جنرل کو مسلمانوں کے قتل عام کے لیے منتخب کیا گیا تھا، تب وہ دن تھا اور آج کے دن تک یہ شخص مسلسل اسی قاتلانہ مشن میں مصروف رہا، اور اس کی یہی سفاکیت تھی کہ ایران میں رہبر اعلیٰ کے بعد اس کا مقام و مرتبہ سب سے اہم سمجھا جاتا تھا گویا کہ رہبر اعلیٰ اس قاتلانہ مشن کا ایک دکھاوے کے لیے بناوٹی پرامن چہرہ ہے اور قاسم سلیمانی جیسے جنرل اس مشن کا حقیقی خون آلود چہرہ۔

ایران کی دوستی کا دم بھرنے والوں کے لیے اس پورے پس منظر میں بہت ہی عبرت کا سامان ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ امریکہ کے مفادات کو پورے کرنے کے لیے جو جو ملک اور جو جو افراد و فوادای نبھانے کے لیے بے چین رہتے ہیں، انہیں ایسوں کے انجام سے عبرت لینی چاہیے، کیا فائدہ کہ اپنا انجام بھی ذلت ناک ہو اور دنیا کی نظروں میں بھی ذلت ہی حصے میں آئے۔

زندگی اور موت کو باسعادت بنانے والی دعاء

اللَّهُمَّ أَحِينِي عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَفَّنِي عَلَى
مِلَّتِهِ وَأَعِدْنِي مِنْ مُضَلَّاتِ الْفِتَنِ

اے اللہ! مجھے آپ اپنے نبی کی سنت پر زندہ رکھیے اور مجھے انہی کی ملت پر موت
دیجئے اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دیدیجئے۔ (الپہتقی)

مشکل حالات سے خلاصی کیلئے قرآنی دعاء

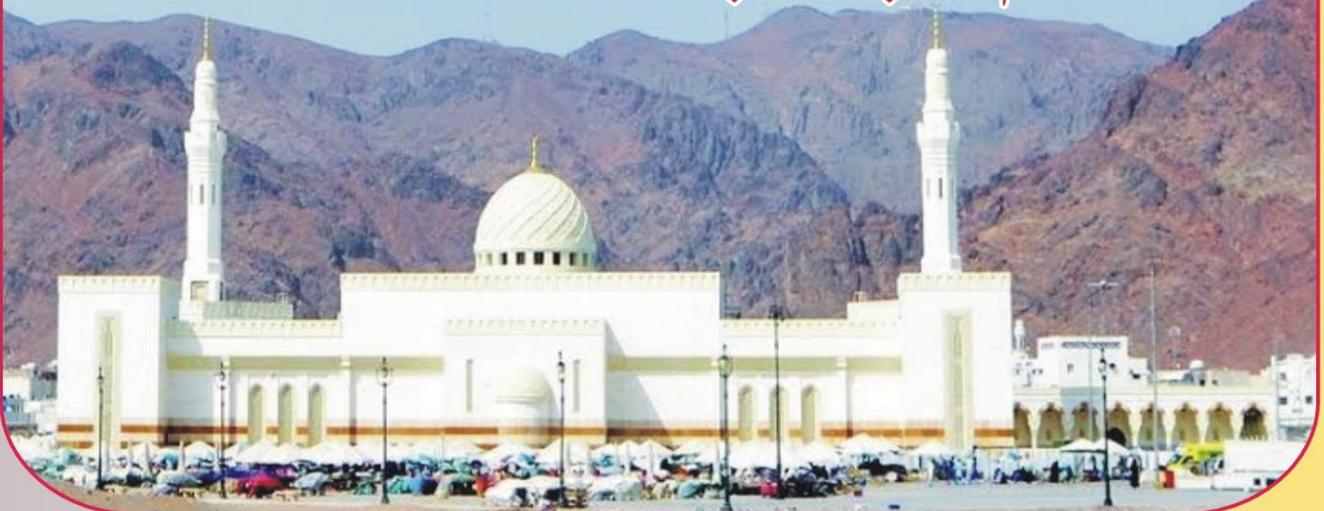
رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهِيَ لَنَا مِنْ
أَمْرِنَا رَشْدًا

اے ہمارے پروردگار! ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا کردیجئے اور ہمارے
اس معاملے میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرمادیجئے (سورۃ الکہف)

آقا ﷺ کا محبوب و محبؔ پہاڑ ”جبل احد“



مقام احد پر واقع پر شکوہ ”مسجد سید الشہداء“



مقبرہ سید الشہداء و دیگر شہداء احد رضی اللہ عنہم

